پراجیکٹ CASA-1000

سماجی اثرات کے جائزے کی رپورٹ

اگست 2013

ایگزیکٹیوسمری (خلاصہ)

پراجیکٹ CASA 1000: وسطی ایشیاء جنوبی ایشیاء ریجنل الیکٹرسٹی مارکیٹ (CASAREM) کے پہلے مرحلے کے تحت CASA 1000 کے نام سے ایک پراجیکٹ تیار کیا جارہا ہے جس میں جمہوریہ کرغزستان اور تاجکستان سے افغانستان اور پاکستان بجلی لانے کے لیے ایک ٹرانسمیشن لائن بچھانا ہے۔ پراجیکٹ CASA 1000 کے دو اہم اجزاء ہیں: (a) جمہوریہ کرغزستان (452 کلومیٹر) اور تاجکستان (25 کلومیٹر) کے ذریعے 477 کلومیٹر لمبی ہائی وولٹیج الٹرنیٹ کرنٹ (HVAC) ٹرانسمیشن لائن لانا اور تاجکستان کے ٹرانسمیشن نیٹ ورک کو مستحکم بنانے کے لیے ریگار (Regar) سے سنگتوڈا (Sangtuda) تک 500 کلومیٹر لمبی لائن بچھانا ہے، (b) تاجکستان (117 کلومیٹر) سے افغانستان (562 کلومیٹر) اور پاکستان (71 کلومیٹر) میں 750 کلومیٹر لمبی ہائی وولٹیج ڈائریکٹ کرنٹ (HVDC) لائن لانا ہے۔ AC-DC کنورٹرز اسٹیشن سنگتوڈا Sangtuda (1,300 میگاواٹ)، کابل (300 میگاواٹ) اور پشاور (1,300 میگاواٹ) کے مقام پر لگانے کی تجویز ہے۔ اس پراجیکٹ کی لاگت کا کل تخمینہ 970 ملین ڈالر ہے۔

سماجی اثرات کا جائزہ: پراجیکٹ کے ڈیزائن، قبل از کنسٹریشن اور کنسٹریشن کے مراحل کے ساتھ ساتھ طویل المدت ممکنہ سماجی اثرات کی نشاندہی کرنے کے لیے سماجی اثرات کا جائزہ (SIA) ضروری ہے۔ ان اثرات میں کمی لانے اور انتظامی اقدامات اٹھانے کی سفارش کی جاتی ہے۔ پراجیکٹ CASA 1000 کے سماجی اثرات سے متعلق معلومات کئی سابقہ رپورٹوں میں موجود ہیں جیسے چاروں ممالک میں ماحولیاتی وسماجی اثرات کا جائزہ اور کمیونٹی کے فوائد میں شراکت کی اسٹڈیز۔ اس جائزہ (SIA) کی رپورٹ ان معلومات ایک دستاویز میں پیش کرتی ہے اور ثانوی ذرائع استعمال کر کے جہاں تک ممکن ہوتا ہے، خامیاں دُور کرتی ہے۔ اس سلسلے میں کوئی اضافی تحقیق نہیں کی گئی۔

جمہوریہ کرغزستان: HVAC کی 452 کلومیٹر لمبی لائن جمہوریہ کرغزستان کے تین صوبوں جلال آباد، اوش اور بٹکن سے گزرتی ہے۔ مجوزہ ٹرانسمیشن لائن کے روٹ میں بہت کم ایسی آبادیاں آتی ہیں جن میں دو درجن سے زائد گاؤں/قصبے نہیں۔ اس روٹ کے ساتھ قیام پذیر 25 آبادیوں کے ایک سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے روزگار کے بنیادی ذرائع زراعت اور بیرون ملک سے بھیجی جانے والی رقوم ہیں۔ انھیں بعض خدمات جیسے پینے کا صاف پانی اور کھیت باڑی کے لیے پانی دستیاب نہیں ہے۔ اسی طرح خصوصاً سردیوں کے موسم میں بجلی کی باقاعدہ فراہمی نہ ہونا بھی ایک مسئلہ ہے۔

پراجیکٹ CASA 1000 کے طویل المدت اور اہم اثرات بعض زیر کاشت اراضی پر پڑیں گے جبکہ کنسٹریشن کے مرحلے کے دوران مقامی کمیونیٹوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا جو کاشتکاری کا کام کرتی ہیں اور سڑکوں تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔ آبادکاری اور حصولِ اراضی کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر اس پراجیکٹ کے اثرات بہت کم مرتب ہوں گے اور یہ عارضی نوعیت کے ہوں گے جنھیں مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے: (a) ڈیزائن کا مرحلہ۔ روٹ کی سمت بندی کے لیے آبادیوں، پبلک عمارتوں، درختوں اور فصلوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا، (b) قبل از کنسٹریشن مرحلہ۔ زمین کے حصول اور قبضے، عمارتوں کو گرانے یا فصلوں کے متاثر ہونے سے قبل تمام متاثرہ لوگوں اس کا معاوضہ ادا کیا جائے گا، (c) کنسٹریشن کا مرحلہ۔ پراجیکٹ کے عملے/کنٹریکٹرز کو پراجیکٹ کے نشان زدہ علاقے تک محدود رکھا جائے گا اور اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ کنٹریکٹرز مقامی رسم ورواج خصوصاً خواتین کا احترام کریں اور شور شرابے اور گرد وغبار پر قابو پائیں۔

علاوہ ازیں کمیونٹی سپورٹ پروگرام بھی اہم ہوتے ہیں (نیچے دیکھیں عقلی استدلال)۔ کمیونٹی کی مشاورتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر لوگوں کو پراجیکٹ CASA 1000 کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن جب انھیں اس پراجیکٹ سے متعلق بتایا گیا تو انھوں نے اپنی ضروریات اور مسائل سے آگاہ کیا۔ ان ضروریات میں سے سب سے بڑی ضرورت بجلی کی بلاتعطل فراہمی تھی، دوسری ضرورت کا تعلق کاشتکاری کے لیے فراہمی آب کے نظاموں کی کنسٹریشن/تعمیرنو سے تھا اور دیگر ضروریات میں سڑکوں تک رسائی کو بہتر بنانا اور پراجیکٹ پر مقامی

لوگوں کو ملازم رکھنا تھا۔ کمیونٹیوں نے ترقیاتی اسکیموں کے لیے اپنی لیبر کے ذریعے اپنا مؤثر کردار ادا کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ ان مشاورتوں کی بنیاد پر کمیونٹی سپورٹ پروگراموں کو ان ضروریات کا ازالہ کرنے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

پروگراموں کی تیاری اور انتظام و انصرام کے لیے ایک واضح پالیسی لائحہ عمل ہونا چاہیے، مقامی کمیونٹیوں کو فیصلہ سازی اور عملدرآمد کے عمل میں شریک کرنا چاہیے اور کمیونٹی سپورٹ پروگراموں کو قومی حکمت عملیوں کے مطابق بنانا چاہیے۔

تاجکستان: تاجکستان وسطی ایشیائی ممالک میں سے سب سے چھوٹا اور غریب ملک ہے جو پہلے سویت یونین میں شامل تھا۔ پراجیکٹ CASA 1000 کی 25 کلومیٹر لمبی لائن تاجکستان کے انٹرنل گرڈ کے راستے جمہوری کرغزستان کی سرحد سے ہوتی ہوئی خودجند (Khudjand) اور پھر سنگتوڈا (Sangtuda) تک جاتی ہے۔ اس کے بعد 115 کلومیٹر لمبی HVDC لائن سنگتوڈا سے افغانستان تک چلی جاتی ہے۔ اس روٹ کے دوران Sughd اور Khallon کے دو صوبے آتے ہیں جہاں آبادی نسبتاً کم ہے۔ اس روٹ پر واقع 13 آبادیوں کے ایک سروے سے معلوم ہوا کہ یہاں تعلیم کی سطح عمومی طور پر بہت زیادہ ہے (سویت یونین کی طرح) لیکن خدمات کا معیار بڑا ناقص ہے خاص طور پر پینے کے صاف پانی تک رسائی بہت محدود ہے، موسم سرما میں بجلی کی کمی کے باعث لوگ توانائی کے متبادل ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یعنی لکڑیاں جلاتے ہیں۔ یہ کمیونٹیاں زیادہ تر زراعت کے پیشے سے وابستہ ہیں لیکن اس سے آمدنی بہت کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے گھر کے اخراجات کو پورا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ جاتی ترقی بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاجکستان میں تمام زمین حکومت کی ملکیت ہے اور ملک کے 90 فیصد رقبے پر پہاڑ ہیں۔ ان کمیونٹیوں کا دارومدار بیرون ملک میں کام کرنے والوں کی طرف سے بھیجی جانے والی رقوم پر ہوتا ہے اور بے روزگاری کی شرح بھی اس ملک میں بہت زیادہ ہے۔

مجوزہ ٹرانسمیشن لائن کے ساتھ واقع آبادیوں میں بہت کم زرعی زمین ہے (باغات اور کپاس کے کھیت) جو براہ راست اس لائن کے نیچے آئے گی اور اس راستے (CO1) میں پبلک عمارات/ مراکز نہیں آئیں گے۔ اس طرح پراجیکٹ CASA 1000 کے سماجی اثرات بہت کم مرتب ہوں گے اور ان کا کمی کے مناسب اقدامات کے ذریعے ازالہ کرلیا جائے گا۔ (جیسا کہ جمہوریہ کرغزستان میں بتایا گیا ہے۔)

تاجکستان میں پراجیکٹ CASA 1000 کے ساتھ کمیونٹی سپورٹ پروگرام بھی اہم ہیں۔ متاثرہ علاقوں کے مقامی لوگوں کی مشاورتوں کی بنیاد پر مندرجہ ذیل ترجیحی ضروریات کی نشاندہی کی گئی ہے: بجلی کی فراہمی کی بہتری خصوصاً موسم سرما میں، ملازمت کی فراہمی کے ذریعے غربت کے خاتمے کے اقدام، پینے اور آبپاشی کے پانی کے نظام کی بہتری اور بنیادی خدمات کی بہتر رسائی اور معیار (خصوصاً صحت اور تعلیم)۔ مجوزہ اقدامات وہی ہوں گے جو جمہوریہ کرغزستان کے لیے اوپر بیان کیے گئے ہیں۔

افغانستان: افغانستان میں کئی دہائیوں سے ہونے والے تصادم نے ترقی اور معاشی نمو کو انتہائی متاثر کیا ہے۔ آج بھی اس ملک میں امن اور استحکام کا فقدان ہے۔ پراجیکٹ CASA 1000 کی HVDC ٹرانسمیشن لائن افغانستان میں 562 کلومیٹر کا سفر طے کرتی ہے جس کے راستے میں 6 صوبے، 23 اضلاع اور 616 آبادیاں آتی ہیں۔ ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ اس روٹ کے ساتھ واقع اضلاع میں توانائی تک رسائی کی شرح زیرو سے 100 فیصد ہے اور اوسطاً 31 فیصد رابطہ برقرار رہتا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں ایک مضبوط قبائلی نظام رائج ہے جہاں صحت اور تعلیم کی خدمات تک رسائی انتہائی ناقص ہے اور خواندگی کی شرح بھی بہت کم ہے۔ اس راستے (CO1) کی اکثر زمین ناہموار ہے اور پہاڑوں پر سبزہ بہت کم ہے۔ یہاں کے لوگوں کے ذرائع روزگار میں زراعت کا عمومی پیشہ، روزانہ اجرت پر مزدوری، ٹرانسپورٹ اور چھوٹے کاروبار شامل ہیں۔ خواتین کی صورت حال خاص طور پر بہت خراب ہے اور انھیں تعلیم اور دیگر مواقع تک رسائی بہت کم دستیاب ہے۔ افغانستان میں زرعی اور گلہ بانی (باغبانی) زمین کو سب سے زیادہ خطرہ بارُودی سرنگوں سے ہوتا ہے۔

مجوزہ پراجیکٹ CASA 1000 ٹرانسمیشن لائن کا روٹ بہت سے دیہاتوں/آبادیوں، بعض زرعی زمینوں، ندی نالوں اور کمیونٹی کی عمارات/انفراسٹرکچر سے گزرتا ہے۔ ممکنہ طور پر اس پراجیکٹ کے سماجی اثرات کی شدت زیادہ نہیں ہوگی لیکن یہ کم بھی نہیں ہوں گے۔ پانی کے مسئلے پر یہاں کئی تصادم ہوتے ہیں کیونکہ مقامی کمیونٹیوں کو اپنی گھریلو اور زرعی ضروریات پوری کرنے کے لیے پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حصول اراضی کا زیادہ تر عمل عارضی نوعیت کا ہوگا۔ افغان معاشرے کی انتہائی زیادہ قدامت پسندی کے پیش نظر اس امر کو یقینی بنانے کے لیے بہت زیادہ احتیاط کرنا ہوگی کہ خواتین کے احترام کا خصوصاً خیال رکھا جائے، ان اثرات اور خدشات کا ازالہ کمی کے اقدام کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جنھیں پراجیکٹ CASA 1000 میں شامل ممالک کے لیے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پراجیکٹ کے کارکنوں کو متاثرہ علاقوں میں بچھائی گئی سرنگوں سے بعض خطرات ہوسکتے ہیں لیکن اضافی اقدامات کے ذریعے اس مسئلے پر بھی قابو پالیا جائے گا۔

تمام اضلاع میں کمیونٹیوں کی مشاورتوں سے ایک مسئلے کی واضح طور پر نشاندہی ہوتی ہے کہ انھیں گرڈ سے براہ راست کنکشن لینے کی رسائی حاصل نہیں حالانکہ ٹرانسمیشن لائن ان کے قریب سے گزرتی ہے۔ ان کے دیگر مسائل میں ان کی زرعی زمینوں اور گھروں کے متاثر ہونے کا خدشہ شامل ہے لیکن مقامی لوگوں کو اپنے علاقوں میں ٹرانسمیشن لائن کے ممکنہ معاشی اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں جن میں روزگار کے مواقع سرفہرست ہیں۔ کمیونٹی کے ترجیحی سپورٹ پراجیکٹس کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے کئی عوامل استعمال کیے گئے جن میں موجودہ بجلی کی ترسیل اور منصوبے، پوری کمیونٹی کے رویے بدلنے کے لیے پراجیکٹس کی استعداد، اپنے پراجیکٹس کی مؤثر تیاری اور انتظام وانصرام کے لیے کمیونٹی کی صلاحیت، پائیداری اور کثیر فوائد اور اثرات کا امکان شامل ہے۔

6 صوبوں کے 23 اضلاع کی 57 مختلف کمیونٹیوں (4 کلومیٹر CO1 کے اندر قیام پذیر 10 فیصد کمیونٹیوں) میں ہونے والے گروہی بحث مباحثوں کے تجزیے کی بنیاد پر مقامی لوگوں نے آف گرڈ بجلی کی ضرورت اور کمیونٹی کے مفید انفراسٹرکچر کے پراجیکٹس جیسے آبپاشی اور سڑکوں کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ ان متاثرہ علاقوں میں کمیونٹی کے کئی ادارے ہیں جیسے منتخب کمیونٹی ترقیاتی کونسلز، آبپاشی کی انجمنیں، متعلقہ سپورٹ پروگرام کے عملدرآمد میں ایک اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

پاکستان: پراجیکٹ CASA 1000 کا حتمی خاکہ 71 کلومیٹر لمبی HVDC ٹرانسمیشن لائن کے بارے میں پیش کیا گیا ہے جو افغانستان کے سرحدی علاقے طورخم سے پاکستان میں آتی ہے اور پشاور کے مضافات میں واقع شیخ محمدی گرڈ اسٹیشن تک جاتی ہے۔ مجوزہ ٹرانسمیشن لائن کا روٹ وفاق کے زیرانتظام علاقہ جات (فاٹا) خیبر ایجنسی سے گزرتا ہے اور پشاور سے باہر کا ایک علاقہ پشاور کی ضلعی انتظامیہ کے تحت آتا ہے۔

کمیونٹی سروے نے تجزیاتی مقاصد کے لیے اس روٹ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: پشاور سے باہر کا نیم شہری علاقہ، دیہی اور افغانستان کا سرحدی علاقہ۔ ان تینوں حصوں پر قبائلی اور دیگر حلقوں کے درمیان شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس سروے میں مذکورہ علاقے کی کل خواندگی 37 فیصد بتائی گئی ہے جو خواتین کی نسبت مردوں میں زیادہ ہے۔ تاہم اس علاقے کے 93 فیصد سے زائد لوگ معمولی پڑھے لکھے ہیں۔ ان پڑھے لکھے لوگوں کا تعلیمی معیار سطحی اور محدود ہے۔ تعلیم خصوصاً خواتین کی تعلیم کے خلاف سب سے بڑا کردار قدامت پسند رویے ادا کرتے ہیں۔ زرعی زمین کا استعمال بھی انتہائی محدود ہے کیونکہ زیادہ تر زمین بنجر ہے یا پہاڑی نوعیت کی ہے۔ ان تینوں حصوں میں تمام لوگوں کا اہم ذریعہ معاش زراعت ہے جس کی تعداد زیرو سے 16 فیصد ہے۔ سروے میں بتایا گیا ہے کہ تمام گھرانوں کے پاس صرف وہ زمین ہے جس پر وہ رہتے ہیں۔ گھرانوں کی اکثریت ایک احاطے میں قیام پذیر ہوتی ہے۔ نجی زندگی کے احترام اور خواتین کے لیے پردہ کی پابندی پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ CO1 کے دیہاتوں میں پینے کا صاف پانی کی اوسطاً دستیابی 57 فیصد ہے۔ اس سروے میں 24 فیصد گھرانوں نے بتایا کہ ان کے گھروں میں فلش والی لیٹرین ہے۔ چونکہ تمام دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے یا انھیں نیشنل گرڈ کے ساتھ منسلک کردیا گیا ہے۔ اس لیے بجلی کا تعطل بڑھ گیا ہے اور وولٹیج کی کمی کا مزید مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس روٹ کے علاقوں خصوصاً خیبر ایجنسی میں طالبان کی موجودگی اور فوجی آپریشنز نے بجلی کی سپلائی اور دیگر خدمات کی فراہمی کو شدید طور پر متاثر کیا ہے۔ اس علاقے کا اہم روزگار صرف روزانہ اجرت پر کام اور مزدوری ہے جبکہ کاروبار بہت کم ہیں۔

جہاں تک پراجیکٹ CASA 1000 میں شامل دوسرے ممالک کا تعلق ہے تو اس پراجیکٹ کے سماجی اثرات بہت کم ہیں کیونکہ حصول اراضی کا حصول مستقل نہیں ہوتا بلکہ اراضی کا حصول عارضی طور پر کیا جاتا ہے جیسے کنٹریکٹرز کے کیمپس۔ اسی طرح اس پراجیکٹ سے فصلوں اور درختوں کی بہت کم نقصان ہوگا اور مقامی لوگوں کے لیے روزگار کے بعض مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ چند ایک منفی اثرات کا کمی کے اقدام کے ذریعے ازالہ کیا جا سکتا ہے جنھیں CASA 1000 میں شامل دیگر ممالک کے لیے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ شاید پاکستان میں سب سے بڑی مشکل مقامی معاشرے کی قبائلی نوعیت اور متاثرہ علاقوں میں ہونے والے حالیہ فوجی آپریشنز ہیں۔ ان دونوں عوامل کے نتیجے میں یہ اور بھی زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ کمیونٹی سپورٹ پروگراموں کے ذریعے لوگوں میں اس پراجیکٹ کی ملکیت کا احساس پیدا کیا جائے۔

ان مشاورتوں کی بنیاد پر یہ اسٹڈی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ CO1 کے ساتھ واقع کمیونٹیوں کی ترجیحات میں بجلی، روزگار کے مواقع، پینے کا صاف پانی اور لڑکیوں کے پرائمری سکول شامل ہیں۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ (PHED) حکومت خیبر پختونخوا کی پالیسی ہے کہ فراہمی آب کی اسکیموں کی تیاری، آپریشنز اور دیکھ بھال کی ذمہ داری استفادہ کرنے والی کمیونٹیوں کے حوالے کردی جائے۔ ایسے دیہاتوں کی نشاندہی کی گئی جہاں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے اقدامات اور لڑکیوں کے پرائمری سکولوں کی اشد ضرورت ہے۔ انھیں کمیونٹی۔ نجی شعبہ کی شراکت کے ذریعے یہ سہولیات فراہم کی جا سکتی ہیں۔ کمیونٹی کے لوگوں نے ٹرانسمیشن لائن کے متبادل روٹ کی تجویز بھی پیش کی جو 132 کلومیٹر لمبی پشاور۔ طورخم ٹرانسمیشن لائن کا حصہ ہے۔ یہ مجوزہ روٹ بنجر پہاڑی اور غیر آباد علاقے سے گزرے گا جہاں CO1 کے راستے پر صرف 7 آبادیاں آئیں گی۔

کمیونٹی سپورٹ پروگرام کا عقلی استدلال: اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پراجیکٹ کے تمام ممالک میں مجموعی سماجی اثرات بہت کم مرتب ہوں گے اور ان پر کمی کے اقدام کے ذریعے قابو پایا جا سکے گا۔ تاہم مختلف موسموں کے لیے سوشل مینجمنٹ کا وسیع تر طریقہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ چونکہ ٹرانسمیشن لائن کے ہائی وولٹیج ہوں گے، اس لیے کمیونٹیاں اس سے بجلی لینے کے قابل نہیں ہوں گے۔ ٹرانسمیشن لائن کے روٹ کے ساتھ لگنے والے تمام علاقوں کا سب سے بڑا مسئلہ توانائی تک رسائی ہے۔ اس صورتِ حال سے حق راستہ رکھنے والے ممالک میں انصاف کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ انھیں اس لائن سے براہ راست فائدہ نہیں پہنچے گا جبکہ اکثریتی لوگ اس سے مستفید ہوں گے۔ اگر اس ناانصافی کا ازالہ نہیں کیا جائے گا تو پھر مقامی لوگوں کی مایوسی اور پریشانی میں اضافہ ہو جائے گا جس سے مستقبل میں طویل المدت بنیاد پر اس پراجیکٹ کا عملدر آمد اور آپریشن متاثر ہو سکتا ہے۔ اس لیے کسی بھی ممکنہ خطرے کو کم کر کے مقامی لوگوں میں اس پراجیکٹ کی ملکیت کا احساس پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ متعلقہ فریقین منفی محرکات کا نشانہ نہ بنیں۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر کمیونٹی سپورٹ پروگراموں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔